بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۱ نبوت ۱۳۴۶ھش ۔ ۱۸ شعبان ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۶۲

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

—• ربوہ ۱۹ نومبر۔ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ پرسوں جمعہ کے روز (مورخہ ۱۷ نومبر) کو لاہور سے ربوہ تشریف لائے پہلے مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ پھر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ اور نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں حضور کی اقتداء میں ادا کی۔ اسی روز شام کو آپ واپس لاہور تشریف لے گئے۔

—• نرائن گنج (مشرقی پاکستان) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعت کے ایک مخلص دوست مکرم محمد حبیب اللہ صاحب سکدار قریباً نو ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

—• افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم محمد شریف صاحب اختر کارکن دفتر الفضل کا لڑکا چند روز زندہ رہنے کے بعد مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۷ء کو وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل دے اور والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قافلہ قادیان میں جانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

جن احباب کا نام قافلہ قادیان میں منتخب کیا گیا ہے انہیں انفرادی طور پر اطلاعات دی جا چکی ہیں۔ اب بذریعہ اعلان ہذا جملہ افراد قافلہ کی خدمت میں یہ ضروری اطلاع دی جاتی ہے کہ قافلہ تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق ۲۲ نومبر کی بجائے ۲۳ نومبر کی صبح کو بوقت چھ بجے صبح ربوہ سے روانہ ہوگا۔ تمام احباب ۲۲ کی شام تک بمقام ربوہ بیت نظارت خدمت درویشاں سے مزید ہدایات حاصل کر لیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی دعائیں نماز میں ہی کرنی چاہئیں تا نماز میں حضور اور لذت پیدا ہو

سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے

"میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نمازیں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائیں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے شاید ان کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نمازوں کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے۔ دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے۔ وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو بزنگ دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے۔ اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دنیا میں مومن کی مثال اس سوار کی سی ہے۔ کہ جو جنگل میں جا رہا ہے۔ راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لے کر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنالے وہ ضرور درندوں کا شکار ہوگا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۸-۳۹)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ نومبر ۶۷ء

رمضان — عبادت کا مہینہ

(۲)

رمضان کی برکات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ
هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ جو لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور جس میں ہدایت کے نشانات ہیں اور فرقان ہے۔ (بقرہ ۱۸۶)

رمضان شریف میں قرآن کریم کا جو انسانوں کے لئے اعلیٰ ترین ہدایت نامہ ہے نزول ہی ایک بہت اعلیٰ چیز ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مہینہ مسلمانوں کے لئے بابرکت ہے۔ یعنی جس مہینہ میں وہ کتاب جو خاتم الکتب ہے جس کے ذریعہ دین مکمل ہو گیا اور جس پر عمل کر انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اس کتاب کا اس مہینہ میں نزول ہونا یقیناً اس مہینہ کو بابرکت بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ اسی لئے اس مہینہ میں عبادت کے ہر پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ اور اسی لئے حکم الٰہی ہے کہ اس مہینہ میں دعائیں کرو تو ان دعاؤں کو ضرور سنا جاتا ہے۔ بے شک عبادات اور دعائیں ہر وقت مفید ہوتی ہیں۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کو ان برکات کے لئے مخصوص کرتا ہے۔ اس لئے کہ اس مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا

یہاں اس بات کی تفصیل میں جانا ضروری نہیں کہ رمضان کو نزول قرآن کا مہینہ کیوں قرار دیا گیا ہے۔ بس اتنا سمجھ لینا چاہیئے کہ قرآن مجید اسی مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نزول قرآن کو اس مہینہ کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اس مہینہ کو مبارک قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تراویح کے نفلوں میں مسلمان اس مہینہ میں قرآن کریم شروع سے لے کر آخر تک سنتے ہیں اور قرآن کریم کے درس دیئے جاتے ہیں۔ اور الگ الگ بھی لوگ اپنے گھروں میں خاص اہتمام سے قرآن خوانی کرتے ہیں۔

جو حصہ آیہ کریمہ کا ہم نے نقل کیا ہے۔ اس کے آخری الفاظ بڑے غور طلب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ

رمضان ایک ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے نشان بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ لیلۃ القدر رمضان میں آتی ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

یعنی رمضان کے آخری دھاکے میں اس کی تلاش کرو۔ پھر حق و باطل بھی اس مہینے سے واضح ہو جاتا ہے۔ اہل باطل اپنے باطل کاروبار میں مصروف رہتے ہیں۔ خوب کھاتے پیتے اور عیش اڑاتے ہیں۔ لیکن ایک مومن ان دنوں میں نہ صرف منہ بند رکھتا ہے بلکہ اپنے ہر آرام کو چھوڑ کر عبادت الٰہی میں مصروف رہتا ہے۔ ان راہوں سے پرہیز کرتا ہے۔ جو عیاشی کی طرف لے جانے والی ہوں۔ روزہ کی حالت میں ہر قسم کے گناہ سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ وجہ یہ کہ جب روزہ کی حالت حلال کام کھانا پینا بیوی سے اختلاط تک چھوڑ دیتا ہے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ اس کو تمام قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے بھی کلی احتیاط برتنی لازمی ہے۔ اس طرح ایک مومن کا کافر سے امتیاز ہوتا ہے۔ یعنی حق و باطل کا فرق معلوم ہو جاتا ہے۔

(باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نرمی کی ہدایت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرَى وَإِذَا اقْتَضَى۔

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے وقت خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی کرے۔ (بخاری کتاب البیوع)

ہر اک ذرے میں تیری کبریائی!

اُنہیں — اور فرصتِ کشورکشائی؟
ملی جن کو تیرے در کی گدائی

میرے ساقی! کوئی معجز نمائی
کہ دل کی پیاس دیتی ہے دُہائی!

بنے جب تک نہ تو خود ہی سہارا
نہیں ہوتی ترے در تک رسائی!

ہر ایک پتے پہ جاری حکم تیرا
ہر اک ذرے میں تیری کبریائی

رہی ہے مدتوں دل میں جو صورت
وہ صورت رو برو اب تک نہ آئی

بڑھا دے موجِ طوفاں میں سفینہ
کہ طوفاں خود کرے گا ناخدائی

خدا شاہد! کئی گمراہیوں نے
ہماری کی ہے اکثر راہ نمائی

صدا تیری جو شامل ہو نہ اس میں
مرا یہ سازِ ساز بے نوائی

عبدالسلام اختر ایم۔ اے

ماہِ صیام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (قرآن مجید)

گزشتہ امتوں اور دیگر مذاہب میں روزہ

(رشید احمد چغتائی شاہد (سابق مبلغ بلادِ عربیہ) قائمقام اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل ربوہ)

(۱)

عنقریب ماہِ صیام اپنی تمام تر برکتوں کے ساتھ شروع ہونے والا ہے جس میں خدا تعالیٰ کی رحمتوں اور مغفرت کے دروازے اپنی پوری وسعت کے ساتھ اس کے طلب گاروں کے لئے کھولے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے رمضان کے روزے اس کی شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اس کی راتوں کو بیدار رکھتے ہوئے۔ شب و روز خاص اہتمام اور مجاہدہ نفس کے ساتھ عبادات میں گذارنا انسان کو بہت بڑے انعاماتِ خداوندی کا مستحق بناتا ہے۔ اور رمضان کے روزے جہاں امتِ محمدیہ پر فرض قرار دئے گئے ہیں۔ وہاں گزشتہ امتوں میں بھی کسی نہ کسی صورت میں روزے رائج تھے۔

(۲)

قرآنِ مجید جو پہلی الہامی کتب اور ان کی اصولی تعلیم کی تصدیق کرتا ہے سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ صرف اسلام میں ہی فرض نہیں کیا گیا بلکہ پہلی امتوں اور قوموں میں بھی روزہ کو رضاءِ الٰہی کے حصول اور عبادات کا ایک ضروری جزو قرار دیا گیا ہے اور روزہ کسی نہ کسی شکل میں قریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ چونکہ قرآن شریف ایک جامع اور مکمل آخری شریعت ہے اس لئے اس میں احکام بھی مکمل صورت میں دئے گئے ہیں۔ اور یہ قرآن مجید ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ دیگر شرائع کے مقابلہ میں نہ صرف احکام کو مع اس کے فوائد و حکمت کے بیان کرتا ہے بلکہ ہر چیز کی دلیل اور ثبوت بھی مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ اسلامی عبادات کے بارہ میں بھی یہی طریق کارفرما نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر روزہ کو ہی لے لیجئے۔ اس کا حکم دیتے ہوئے اس کی حکمتیں اس کے فوائدِ ظاہری و باطنی اس کے متعلق تفصیلی ہدایات اسلامی شریعت میں موجود ہیں۔ اور دیکھئے قرآنِ شریف میں روزوں کا حکم نہایت خوبی کے ساتھ ان الفاظ میں دیا گیا ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ٥ (بقرہ ع ۲۳)

یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔

اس میں جہاں روزہ کا مقصد۔ اس کی حکمت اور فائدہ تقویٰ کا حصول بتایا گیا ہے وہاں اسے اس رنگ میں بھی مبرہن کر دیا گیا کہ یہ حکم صرف تمہیں ہی نہیں تم سے پہلی امتوں کو بھی دیا گیا ہوا ہے۔

انسان کی عادت ہے کہ جب کسی بظاہر مجاہدہ اور مشقت والے کام کی بابت وہ یہ دیکھتا ہے کہ صرف اکیلے اس کو ہی اس کا مکلف بنایا گیا ہے تو وہ اسے مشکل سمجھ سکتا ہے۔ لیکن جب ایسا حکم دیگر لوگوں کو بھی دیا گیا ہو اور سب لوگ اس میں شامل ہوں تو اس کی بجاآوری کو مشکل نہیں بلکہ آسان خیال کرتا ہے۔ چنانچہ یہی حکمت ہے کہ قرآن مجید نے روزہ کے حکم کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ ایسا مجاہدہ پہلی امتوں پر بھی فرض قرار دیا گیا تھا اور اس کے ذریعہ پہلے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے اور قربِ الٰہی حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور پھر اسلام میں روزہ میں آسانی پیدا کر کے روزہ کا مقصد تقوٰے کے حصول کے علاوہ

وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔

(بقرہ ع ۲۳)

بھی بیان فرمایا گیا ہے یعنی کہ اس بات پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تم کو شاندار اور مکمل صورت میں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم اس کے شکرگزار بنو۔

(۳)

پہلی امتوں میں روزہ کا ثبوت

جب ہم روزہ کے بارہ میں پہلی قوموں اور مذاہب پر نظر کرتے ہیں تو ظاہر ہوتا ہے کہ گو مختلف زمانوں کے حالات اور بمقتضائے وقت اسکی صورت مختلف ہو اور ہر قوم و مذہب کے روزہ کا طریق الگ ہو تاہم قرآن مجید کی پیشکردہ حقیقت کہ اسلام سے قبل بھی مختلف مذاہب میں روزہ ایک فرض کی حیثیت رکھتا تھا عیاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ چنانچہ اسکی تائید میں بائیبل (عہدِ قدیم و عہدِ جدید) سے قدرے تفصیلی حوالہ جات درج کرنے سے قبل اجمالی طور پر انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا سے زمانہ حاضرہ کی تحقیقات پر مشتمل مندرجہ ذیل حوالہ جات کا مطالعہ از حد مفید ہوگا جس میں روزہ کے زیرِ عنوان لکھا ہے کہ:۔

"روزہ کے اصول اور طریقے گو آب و ہوا۔ قومیت۔ تہذیب اور گرد و پیش کے حالات کے لحاظ سے بہت مختلف ہیں لیکن کسی ایسے مذہب کا نام بمشکل لیا جاسکے گا جس کے مذہبی نظام میں روزہ مطلقاً تسلیم نہ کیا گیا ہو۔"

پھر لکھا ہے:۔

روزہ ایک مذہبی رسم کی صورت میں ہر جگہ موجود ہے۔

اور مزید اسی کتاب میں لکھا ہے کہ:۔

"ہندوستان کو سب سے زیادہ قدامت کا دعوٰے ہے لیکن "برت" یعنی روزہ سے وہ بھی آزاد نہیں۔ ہر ہندی ماہ کی گیارہ بارہ کو برہمنوں پر اکادشی کا روزہ ہے۔ اس حساب سے سال میں چوبیس روزے ہوئے۔ بعض برہمن کاتک کے مہینے میں ہر دوشنبہ کو روزہ رکھتے ہیں۔ ہندو جوگی چلہ کشی کرتے ہیں۔ یعنی چالیس دن تک اکل و شرب سے احتراز کرتے ہیں۔

ہندوستان کے تمام مذاہب میں جین مذہب میں روزہ کی سخت شرائط ہیں۔ ان کے ہاں چالیس چالیس دن کا ایک روزہ ہوتا ہے۔ گجرات (کاٹھیاواڑ) اور دکن میں جینی کئی کئی ہفتہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ دیگر مذہبی تہواروں کے شمول میں نظر آتا ہے۔ یونان میں صرف عورتیں تھسموفوریا کی تیسری تاریخ کو روزہ رکھتی تھیں۔

پارسی مذہب میں گو عام پیرؤوں پر روزہ فرض نہیں۔ لیکن ان کی الہامی کتاب کی ایک آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا حکم ان کے ہاں بھی موجود تھا۔ خصوصاً پیشواؤں کے لئے تو پنجسالہ روزہ ضروری تھا۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد نمبر ۱ ایڈیشن نمبر ۱۱ صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

(۴)

بائیبل میں روزوں کا ذکر

یہود میں روزہ

عہدِ قدیم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہودیوں میں بھی روزہ کی عبادت کا حکم موجود تھا۔

(۱) حضرت موسیٰؑ نے کوہِ طور پر خدا تعالیٰ کی عبادت میں جو چالیس خاص دن گزارے ان کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"سو وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی نہ پانی پیا۔ اور اس نے ان لوحوں پر اس عہد کی باتوں کو یعنی دس احکام کو لکھا۔"

(خروج $\frac{34}{28}$)

اس سے حضرت موسیٰؑ کا اتنے دن روزہ رکھنا عیاں ہے جس کی مطابعت میں یہود کے ہاں چالیس دن کا روزہ مستحسن ہے خصوصاً چالیسویں دن کا روزہ تو ان کے ہاں فرض سمجھا جاتا ہے جو ان کے ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اس دن حضرت موسیٰؑ کو تورات کے دسؔ احکام دئے گئے۔ اس دن کے روزہ کی اہمیت اور فرضیت مندرجہ ذیل حوالہ سے عیاں ہے:۔

(۲) "اور یہ تمہارے لئے ایک دائمی قانون ہو کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم اپنی اپنی جان کو دُکھ دینا اور اُس دن کوئی خواہ وہ دیسی ہو یا پردیسی جو تمہارے بیچ بودوباش رکھتا ہو کسی طرح کا کام نہ کرے۔ کیونکہ اُس روز تمہارے واسطے تم کو پاک کرنے کیلئے کفارہ دیا جائے گا۔"

(احبار ۱۶/۲۹)

واضح رہے کہ یہاں اپنی اپنی جان کو دُکھ دینے سے مراد تورات کے محاورہ کے مطابق روزہ ہے۔ چنانچہ اس دن یہودیوں میں روزہ رکھا جاتا ہے۔

اسیطرح گنتی ۲۹/۷ میں بھی اسی بارہ میں مذکور ہے کہ:۔

(۳) پھر اس ساتویں مہینہ کی دسویں تاریخ کو تمہارا مقدس مجمع ہو۔ تم اپنی اپنی جان کو دکھ دینا۔ اور کسی طرح کا کام نہ کرنا۔"

(گنتی ۲۹/۷)

اسی طرح حوالہ جات ذیل سے بھی ظاہر ہے کہ یہودیوں میں روزہ کی عبادت رائج کی گئی تھی۔

(۴) "تم روزہ کے لئے ایک دن کو مقدس کرو۔"

(یوایل ۱/۱۴)

(۵) "صیہون میں نرسنگا پھونکو اور روزہ کے لئے ایک دن مقدس کرو۔"

(یوایل ۲/۱۵)

(۶) "اور یہوسفط ڈر کر دل سے خداوند کا طالب ہوا اور سارے یہوواہ میں روزے کی منادی کرائی۔"

(۲ ۔ تواریخ ۲۰/۳)

(۷) تب سب بنی اسرائیل اور سب لوگ اٹھے اور بیت ایل (یعنی خدا کے گھر) میں آئے اور وہاں خداوند کے حضور بیٹھے روتے رہے۔ اور اس دن شام تک روزہ رکھا۔"

(قضاۃ ۲۰/۲۶)

(۸) تب میں نے اہاوا کے دریا پر روزہ کی منادی کرائی تاکہ ہم اپنے خدا کے حضور اُس سے اپنے اور اپنے بال بچوں اور اپنے مال کے لئے سیدھی راہ طلب کرنے کو فروتن بنیں۔"

(عزرا ۸/۲۱)

(۹) "جب میں نے یہ باتیں سُنیں تو بیٹھ کر رونے لگا۔ اور کئی دنوں تک ماتم کرتا رہا اور روزہ رکھا اور آسمان کے خدا کے حضور دعا کی۔"

(نحمیاہ ۱/۴)

(۱۰) پھر اسی مہینے کی چوبیسویں تاریخ کو بنی اسرائیل روزہ رکھ کر اور ٹاٹ اوڑھ کر اور مٹی اپنے سر پر ڈال کر اکٹھے ہوئے۔"

(نحمیاہ ۹/۱)

(۱۱) تب داؤد نے اپنے کپڑوں کو پکڑ کر ان کو پھاڑ ڈالا اور اسکے ساتھ کے سب آدمیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ ساؤل اور اس کے بیٹے یُونتن اور خداوند کے لوگوں اور اسرائیل کے گھرانے کے لئے نوحہ کرنے اور رونے لگے۔ اور شام تک روزہ رکھا۔ اس لئے کہ وہ تلوار سے مارے گئے تھے۔"

(۲ ۔ سموئیل ۱/۱۲)

(۱۲) ساؤل کی موت پر اس کی قوم نے سات دن تک روزہ رکھا۔"

(۱ ۔ سموئیل ۳۱/۱۳)

(۱۳) جب تم لوگوں نے پانچویں اور ساتویں مہینے میں ان ستر برس تک روزہ رکھا اور ماتم کیا۔ تو کیا کبھی میرے لئے خاص میرے ہی لئے روزہ رکھا تھا۔"

(ذکریاہ ۷/۵)

(۱۴) "سو وہ سب (بنی اسرائیل) مصفاہ میں فراہم (یعنی جمع) ہوئے اور پانی بھر کر خداوند کے آگے اُنڈیلا اور اُس دن روزہ رکھا۔"

(۱ ۔ سموئیل ۷/۶)

(۱۵) "یہودیوں کے درمیان بڑا ماتم اور روزہ اور گریہ وزاری اور نوحہ شروع ہو گیا اور بہتیرے ٹاٹ پہنے راکھ میں پڑ گئے۔"

(آستر ۴/۳)

(۱۶) "تب نینوہ کے باشندوں نے خدا پر ایمان لا کر روزہ کی منادی کی اور ادنیٰ و اعلیٰ سب نے ٹاٹ اوڑھا۔" (یوناہ ۳/۵)

—— (۵) ——

عیسائی مذہب میں روزہ

قرآن مجید کے اس دعویٰ کی تائید و شہادت میں کہ اسلام سے قبل کی قوموں اور مذاہب میں روزے رائج تھے۔ گزشتہ درج شدہ حوالجات میں قدیم قوموں اور یہود کے بارہ میں توریت وغیرہ عہد قدیم کی کتب سے ذکر کیا گیا ہے۔ اب ذیل میں عیسائی مذہب میں روزہ کی بابت چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ انجیل اور عہدِ جدید کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ

(۱) "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جنگل میں چالیس روز تک روزہ رکھا۔ لکھا ہے:۔

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ ابلیس سے آزمایا جائے اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اُسے بھوک لگی۔"

(متی ۴/۱-۲)

(۲) پھر حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو ہدایت کی کہ:۔

"اور جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا مُنہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ ان کو روزہ دار جانیں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ ... تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔ اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔" (متی ۶/۱۶-۱۸)

(۳) "وہ (فنوایل کی بیٹی حناہ) چوراسی برس سے بیوہ تھی اور ہیکل سے جدا نہ ہوتی تھی بلکہ رات دن روزوں اور دعاؤں کے ساتھ عبادت کیا کرتی تھی۔"

(لوقا ۲/۳۷)

(۴) "جب وہ گھر میں آیا تو اس کے شاگردوں نے الگ اس سے پوچھا کہ ہم اسے (جنّ کو) کیوں نہ نکال سکے اس نے اُن سے کہا کہ یہ قسم روزہ اور دعا کے سوا کسی اَور طرح نہیں نکل سکتی۔" (مرقس ۹/۲۸-۲۹)

(۵) "جب بہت عرصہ گزر گیا اور جہاز کا سفر اس لئے خطرناک ہو گیا کہ روزے کا دن گزر چکا تھا ...."

(اعمال ۲۷/۹)

غرضیکہ بائیبل (عہدِ قدیم وعہدِ جدید) کے مندرجہ بالا حوالجات سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کا یہ دعویٰ ایک تاریخی صداقت کا حامل ہے کہ روزے اسلام سے قبل کی اقوام پر بھی فرض کئے گئے تھے۔ اور گو اسلام میں روزہ کا حکم جدید نہیں تاہم اُن میں قرآن مجید ایسی آخری اور مکمل شریعت کے پیش کردہ روزوں کی طرح نہایت مکمل اور جامع شکل نہ تھی جس کی طرف اس مضمون کے شروع میں بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

نمائندگان مجلس شوریٰ انصاراللہ سے

سال رواں میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ انصاراللہ میں نمائندگان مجالس نے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ اپنی اپنی مجالس کا چندہ اشاعت لٹریچر اور چندہ سالانہ اجتماع سو فیصدی وصول کر کے مرکز میں بھجوانے کا انتظام کریں گے۔ آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ نے یہ وعدہ پورا کر لیا ہے۔

(قائد مال انصاراللہ مرکزیہ)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۱۱-۱۲-۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

امسال رمضان المبارک دسمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو رہا ہے اس لئے جلسہ سالانہ کی "تاریخیں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱-۱۲-۱۳ر جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ مقرر فرمائی ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

عربوں نے ایرانیوں سے کیا سیکھا؟

رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غیر معمولی اعجاز

از مکرم محمد منظور صاحب صادق (بی اے) گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ

(قسط نمبر ۲)

دوسری طرف ایرانی بھی عرب کی سرزمین سے نمودار ہونے والی اس انقلاب انگیز تحریک اور اس کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خائف ہو رہے تھے اور اپنی عظمت کو قائم رکھنے کے لئے انہوں نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر اس بظاہر کمزور آواز کو دبانے کی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا تھا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچی تو "تنگ آمد بجنگ آمد"۔ صحرا نشینوں اور عزم و ہمت کے پیکر اور عزت و ناموس کی خاطر مٹنے والے — ہاں — اُن عربوں نے جنہوں نے خدا کے برگزیدہ اُمّی شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اپنی اس فانی زندگی کے عوض ایک غیر فانی اور ابدی زندگی کے حصول کا درس سیکھا تھا۔ اپنے جوشِ ایمانی اور غیرتِ دینی کا اس اولوالعزمی کے ساتھ ایران کی سرزمین میں مظاہرہ کیا کہ ایرانی باوجود اپنی بے پناہ طاقت کے "دیوال آمدند، دیوال آمدند" کہتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے اور ایران کی سرزمین نے عربوں کو اپنی گود میں لیا اور ایرانیوں کا غرور خاک میں مل گیا۔ اور اس نور کو جسے انہوں نے محض عربوں سے بغض و عناد اور نفرت کی وجہ سے اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے ہی پوری شان اور تابانی کے ساتھ ایران پر بھی جلوہ فگن ہوا۔ اور اس طرح ایرانی ہمیشہ کے لئے عربوں کے ممنونِ احسان ہو گئے۔

لیکن صرف اس قدر کہنا یقیناً ایرانیوں کی ناشکر گزاری ہو گی۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ جہاں عربوں نے ایرانیوں کو اس آبِ حیات سے حصہ دیا جسے پا کر وہ خوش نصیب ہوئے تھے وہاں ایرانی بھی عربوں کے لئے کئی لحاظ سے فیض رساں ثابت ہوئے اور بمطابق مثل "اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے" عربوں نے ایرانیوں کی تہذیب اور تمدن اپنانا گویا اپنا حق سمجھا۔ اور اس میں کوئی غیریت محسوس نہ کی۔ چنانچہ سید علی بلگرامی مؤلف کتاب "تمدنِ عرب" لکھتے ہیں۔

"جس وقت عرب ایران میں آئے تو انہوں نے ساسانیوں کے خاندان کو زیر و زبر کیا۔ اور ان کو اس ملک میں ایک بہت بڑا اور زور دار تمدن ملا جس کو انہوں نے اختیار کیا۔"

چنانچہ ایران کا اسلامی سلطنت میں آنا تھا کہ عربوں نے علوم فنون میں غیر معمولی دلچسپی لینی شروع کی۔ عام کتب خانے، مدارس، تحقیقاتی مراکز قائم کر کے ایرانی علوم میں کمال اور مہارت حاصل کی اور دیکھتے ہی دیکھتے عرب کے وہی صحرا نشین جنہیں کبھی لہو و لعب سے ہی فرصت نہ تھی۔ ہر لحاظ سے دنیا کے استاد بنے۔ عربوں کے اس عروج اور کمال میں ایرانی تہذیب کا کس قدر اثر تھا اور ایرانی تہذیب سے عربوں نے کہاں تک استفادہ کیا۔ اس حقیقت کی وضاحت کے لئے تاریخ مندرجہ ذیل شواہد پیش کرتی ہے۔

۱۔ علم و ادب کا اثر

۲۱ھ میں عربوں اور ایرانیوں کے درمیان آخری جنگ لڑی گئی جس میں یزدگرد شاہِ ایران نے شکست کھائی اور بھاگ کر خراسان اور پھر مرو پہنچا جہاں اپنے فاخرانہ لباس کی وجہ سے قتل ہوا۔ اس واقعہ کے بعد ایران اسلامی سلطنت کے ماتحت آ گیا۔ ایران کا اسلامی خلافت میں شامل ہونا تھا کہ یہاں کی تمام علمی اور ادبی سرگرمیاں عربوں کی کفالت میں آ گئیں۔ اس عربی اور عجمی امتزاج سے فارسی زبان نے عربی زبان پر گہرا اثر چھوڑا۔ فارسی کے کئی الفاظ عربی میں داخل ہوئے یہاں تک کہ عربی شاعری میں فارسی کے کئی الفاظ بھی شامل ہو گئے۔ کوفہ، بصرہ میں فارسی زبان کو خاص مقبولیت ہوئی حتیٰ کہ حجاج بن یوسف نے فارسی کو سرکاری زبان کی حیثیت دی۔ ایران کے علماء، فلسفیوں اور صاحبِ قلم اصحاب نے بھی ایرانی کتب کے عربی میں ترجمے کئے۔ اور اس طرح ایرانی علوم کے سیکھنے میں عربوں کے لئے آسانی ہو گئی۔

یہاں اس امر کا اظہار کر دینا بھی مناسب ہے کہ اگرچہ فارسی زبان کے کئی الفاظ عربی میں استعمال ہونے لگے تھے مگر شاعری میں جو کمال عربوں کو حاصل تھا زبانِ فارسی اس سے محروم تھی۔ اس لئے عرب شاعروں کے لئے فارسی زبان کچھ زیادہ باعثِ کشش نہ تھی۔ امیر خسرو کے الفاظ میں اس کی وجہ یہ تھی کہ

"عربی زبان میں ایک ایک چیز کے لئے متعدد مترادف استعمال ہوتے ہیں اس لئے شاعری آسان ہے۔ ایک لفظ کسی وزن یا بحر میں نہ کھپ سکا تو دوسرا موجود ہے۔"

ظاہر ہے کہ عربوں کے لئے شاعری میں کمال ایک قدرتی امر تھا اور اسی حقیقت کے پیشِ نظر وہ دوسری اقوام کو گونگی کہنے میں یقیناً حق بجانب تھے۔ چنانچہ جب عربوں نے ایرانیوں کو فتح کیا تو فارسی شاعری ماند پڑ گئی۔ اس لئے کہ عرب کی شاعری کے آگے دوسری قوموں کو اپنی زبان میں شاعری کرتے شرم آتی تھی۔ اس کے علاوہ اگر عرب کا شاعر ایران میں آئے اور برسوں قیام کرے تاہم فارسی زبان میں شعر نہیں کہہ سکتا لیکن ایران کا شاعر بے تکلف عربی میں شاعری کر سکتا ہے "زمخشری" اور "سیبویہ" عجمی تھے لیکن زباندانی میں عربوں سے کم نہ تھے۔

پس عرب شاعری اگرچہ فارسی اثر سے بہت حد تک محفوظ رہی لیکن ایرانی علوم کو عربی میں منتقل کرنے اور انہیں اخذ کرنے میں عربوں نے جس جوش و خروش کا مظاہرہ کیا اسی کی بدولت بہت جلد ہی عرب ایرانی علوم کے ماہرین ہو گئے۔ خلیفہ منصور عباسی کے عہد میں فنِ تاریخ، علم اخلاق اور سپاہ گری سے متعلق علوم کے ذخیروں کا عربی میں ترجمہ کیا گیا۔ عباسی دور میں بالخصوص سائنسی تحقیقات کا ایک دور شروع ہوا۔ اس دور میں خاندان برامکہ جو کہ ایرانی النسل تھے ایرانی علوم کے سرپرست اور اپنی مدبرانہ صلاحیتوں کی وجہ سے ہر قسم کے اقتدار کے مالک تھے۔ عباسی دورِ حکومت میں ایرانی اثر و نفوذ کا تذکرہ کرتے ہوئے مشہور مورخ آرتھر کرسٹن لکھتا ہے

"۔۔۔ باوجود اس کے کہ مذہب اور نسل اور زبان کی تفاوت درمیان میں تھا ساسانی تمدن نے عربوں پر بہت گہرا اثر ڈالا۔ حضرت عمر کے ہی زمانہ سے حکومت کے محکمے ایرانی نمونے پر ڈھلنے شروع ہو گئے اور عباسیوں نے تو سر سے پاؤں تک ساسانی شعار کو اپنا لیا۔ وہی آئینِ دربار، وہی عہدے، وہی طرزِ حکومت، وہی رسم و رواج، وہی روایات حتیٰ کہ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ساسانی خاندان دوبارہ زندہ ہو کر عباسی خاندان کہلایا۔"

۲۔ فنِ تعمیر

فنِ تعمیر میں کمال ایرانیوں کا شاہکار تھا۔ طاقِ بوستان کی غاریں اور ساسانی بادشاہوں کے عالیشان محلات اور دیگر تعمیرات ایرانی فنِ تعمیر کی مکمل عکاسی کرتی ہیں اور ساسانیوں کے دور کے عجائبات ایرانی تہذیب کی بہترین تصویر ہیں۔ یہ لوگ گنبد سے بھی واقف تھے اور اپنی عمارتوں میں مینا کار تختیوں کا استر لگانا بھی جانتے تھے۔ عربوں نے جب ان علاقوں کو فتح کیا تو وہ یہاں کے فنِ تعمیر کی دلکشیوں سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ مؤلف کتاب "اسلامی فنِ تعمیر" اسی بات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے

"جن ملکوں پر حملہ کیا گیا اور جن کو بڑی حد تک مسلمان بنا لیا گیا ان میں لوگ تعمیری صنعتوں میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ اس طرح اسلام کے قبضے میں نہ صرف مفتوحہ تہذیبوں کی پیدا کردہ صحیح و سالم موجود عمارتیں اور مقدس برباد عمارتیں آئیں بلکہ اس نے نئے مذہب کے لئے زندہ علم اور وہ مہارت بھی حاصل کی جس کی مفتوحہ قومیں مالک تھیں۔۔۔۔ یہی وہ مہارت تھی جو اسلام میں منضم ہو کر ایک نئے امتزاج کی شکل میں دوبارہ ظہور پذیر ہونے والی تھی اور ایک ایسا فنِ تعمیر پیدا کرنے والے تھے جسے کبھی سراسینی، کبھی اسلامی اور کبھی مسلم یا محمدی فنِ تعمیر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔"

چنانچہ جونہی ایران اسلامی سلطنت میں داخل ہوا۔ عربوں نے یہاں کے فنِ تعمیر سے متاثر ہو کر اسے اختیار کرنے کے لئے ایرانی ماہرین تعمیرات کی خدمات حاصل کیں۔ اور ایرانی طرز کی عمارات کی تعمیر کا سلسلہ شروع ہوا۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا اقبال آزاد متعلم جماعت دہم تقریباً عرصہ ڈیڑھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ عمر تقریباً ۱۷ سال۔ قد تقریباً ۵ فٹ ۲ انچ۔ رنگ گورا۔ بائیں رخسار پر چھوٹا سا تل۔ اگر کسی دوست کو ملے یا اسے علم ہو تو اطلاع دیں۔ ر۔ ظہور احمد ساکن صابو محمد یار ڈاک خانہ سوکنووند۔ ضلع سیالکوٹ

کالج یونین کے تحت مباحثہ

مورخہ ۸ نومبر تعلیم الاسلام کالج یونین کے تحت سال رواں کا پہلا اردو مباحثہ شام ۷ بجے کالج ہال میں منعقد ہوا۔ اس مباحثہ میں ۱۰ مقررین نے حصہ لیا۔

منصفین ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب۔ چوہدری محمد شریف خان صاحب خالد اور چوہدری حمید احمد صاحب تھے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق اوّل انعام کے حقدار شجاع الحق دوم کے خاکسار وسیم احمد اور سوم سے محمد ارشد قرار پائے۔ پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد نے انعامات تقسیم کئے۔

(وسیم احمد سیکرٹری یونین)

ضرورت ماشکی

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک ماشکی کی ضرورت ہے محنت سے کام کرنے والے کو معقول معاوضہ ملے گا۔ سکول اوقات میں بالمشافہ بات طے کریں۔

(ہیڈ مسٹرس)

تصحیح: اخبار الفضل مورخہ ۱۰ نومبر میں میرے لڑکے ڈاکٹر طاہر احمد کے نکاح کا اعلان محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس میں غالباً کتابت کی غلطی کی وجہ سے برادرم سید ضیاء احمد صاحب کی ولدیت غلط چھپ گئی ہے۔ برادرم سید ضیاء احمد صاحب کے والد محترم کا نام حضرت حافظ سید عبدالمجید صاحب مرحوم تھا نہ کہ حافظ سید عبدالوحید صاحب جیسا کہ اخبار میں شائع ہو گیا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں (خاکسار محمد اسحاق قریشی اڑ ڈھاکہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم ملک غلام احمد صاحب کمشن ایجنٹ و سیکرٹری وقف جدید کنری نے مسجد احمدیہ مقامی کو دریاں بطور عطیہ دی ہیں۔ قبل ازیں بھی انہوں نے مسجد کی کھڑکیاں اور دروازے اور روشندان اپنے خرچ پر بنوا کر دئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اکبر افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنری)

۲۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مرزا غلام احمد صاحب سیکرٹری مال عرصہ ایک سال سے گلے کی خرابی سے اور ان کا چھوٹا بچہ مرزا نصیر احمد عمر ۸ سال آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (خاکسار فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید از چک ال م)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ کو ایک لمبے عرصہ سے پتے کی تکلیف ہے اور اب تو چند دنوں میں ہی درد شدید کے دورے پڑے ہیں (قاضی محمد اسحاق بسمل رسالپور)

۴۔ میری خالہ جان خدیجہ بیگم اہلیہ رشید اللہ بھٹی اوور سیئر قائد آباد ہسپتال میں بیمار ہیں۔ (طاہر جاوید بھٹی ربوہ)

۵۔ والدہ محترمہ کی آنکھ کا اپریشن لیاقت میڈیکل کالج میں ہو رہا ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عمر ایم اے شاہد مربی)

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ صاحبہ ضلع سیالکوٹ میں ایک ایسی جگہ فوت ہو گئی ہیں جہاں کوئی احمدی نماز جنازہ کے لئے موجود نہ تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں اور مرحومہ کے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ (خاکسار خادم حسین دانفروش ڈاکخانہ بازار رحیم یار خاں)

۲۔ ہمارے ایک مخلص دوست شیخ محمد ابراہیم صاحب عرصہ دس ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۷/۱۲/۱۱ کو فوت ہو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نہایت ہی مخلص متدین دوست تھے اور جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنی عمر میں کوئی جلسہ سالانہ قضاء نہیں کیا۔ آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

(خاکسار سید محمود احمد شاہ زعیم انصار اللہ)

مختلف جماعتہائے احمدیہ میں تربیتی جلسے

چک ۱۹۲ امراد ضلع بہاولپور

جماعت چک ۱۹۲ امراد کا ایک تربیتی جلسہ مورخہ ۱۵ بروز اتوار بعد نماز عشاء مسجد مقامی میں زیر صدارت مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر ضلع اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن پاک کی اور اس کے بعد مکرم حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے نظم پڑھی نظم خوانی کے بعد انسپکٹر صاحب موصوف نے مالی قربانیوں کے موضوع پر احباب جماعت کو مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی ان کے بعد خاکسار نے ½ ۱ گھنٹہ تک تربیتی تقریر کی بعد مکرم صاحب صدر (امیر صاحب موصوف) نے اپنی تقریر میں دعائیں کرنے پر زور دیا ½ ۹ بجے شب دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔ بعض غیر از جماعت دوست اور مستورات بھی شامل جلسہ تھیں۔

چک ۱۶۱ امراد ضلع بہاولپور

جماعت احمدیہ چک ۱۶۱ مراد کا ایک تربیتی جلسہ مورخہ ۱۶/۱۱/۶۷ بعد نماز عشاء اپنی مقامی زیر تعمیر مسجد میں مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولپور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی سعید احمد صاحب غازی معلم وقف جدید کی تلاوت قرآن حمید کے بعد مکرم حکیم بشیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مولوی سعید احمد صاحب غازی نے "اتحاد و اتفاق" کے موضوع پر اور خاکسار نے ایک گھنٹہ تک احباب جماعت کو مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی بالآخر صدر جلسہ نے احباب جماعت کو دعا و تبلیغ کی بابت موثر رنگ میں تلقین کی۔ دس بجے رات دعا پر یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

دوست دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم ان جلسوں کے شیریں پھل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی ضلع بہاولپور)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کنڈیارو ضلع نوابشاہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت محترم محمد دین صاحب بٹ صدر جماعت احمدیہ کنڈیارو منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ کنڈیارو مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب کی اچانک وفات کا دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم چوہدری صاحب جماعت احمدیہ کنڈیارو کے ۱۴ سال تک پریذیڈنٹ رہے اس دوران میں آپ نے بڑی جان جانفشانی اور بے انتہا محنت سے جماعت کی خدمت کی اور ارد گرد کے علاقے میں پیغام حق پہنچانے میں جس گرمجوشی سے مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب نے کام کیا جماعت احمدیہ کنڈیارو اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ چوہدری صاحب پابند صوم و صلوٰۃ کثرت سے دعائیں کرنے والے اور مرکزی چندہ جات کو باقاعدگی سے ادا کرنے والے سلسلہ سے ازحد اخلاص و محبت اور فدائیت کا جذبہ رکھنے والے تھے۔ ہم جماعت احمدیہ کنڈیارو چوہدری صاحب کی اہلیہ ان کے بچوں ان کے والد صاحب اور دیگر عزیزوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ڈاکٹر بشیر احمد بٹ سیکرٹری جماعت احمدیہ کنڈیارو

تریاق سل: سل کی بیماری میں مفید و مجرب نسخہ
قیمت مکمل کورس دس روپے

تریاق کبیر: امرت دھارا سے بھی زیادہ فوائد رکھنے والا مفید و مجرب نسخہ کھانسی نزلہ، سردرد، پیٹ درد اور ہیضہ کیلئے اکسیر ہے نیز بچھو کے کاٹے پر ذرا سا لگانے اور کھانے سے فوری سکون دیتا ہے قیمت چھوٹی شیشی ۷۵ پیسے درمیانی شیشی ایک روپیہ ۲۵ پیسے بڑی شیشی ایک روپیہ پچھتر پیسے

دواخانہ خدمت خلق معمار رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

صفائی — اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

پیرزادہ محمد جمیل

اسلام میں صفائی اور پاکیزگی پر جو زور دیا گیا ہے اس سے یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ گندہ اور ناپاک رہنے والا شخص صحیح مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہی خلق خدا کو ہر قسم کی جسمانی، دماغی، روحانی اور اخلاقی نجاستوں اور غلاظتوں سے پاک وصاف کرنا تھا قرآن حکیم کی تعلیمات اور احادیث نبوی کی روشنی میں جسم و لباس کو صاف رکھنا۔ غسل کرنا، دانتوں کو مسواز صاف کرنا۔ بالوں کو دھونا اور سنوارنا۔ غرض ہر طرح سے پاک وصاف رہنا عین اسلام ہے۔ قرآن مجید میں اہل قبا (قبا مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی کا نام ہے) کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اللہ پاک وصاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ

"اس میں ایسے لوگ ہیں
جو پسند کرتے ہیں پاک و
صاف رہنا اور اللہ دوست
رکھتا ہے پاک وصاف رہنے
والوں کو"

امام غزالی نے اپنی مشہور تصنیف احیاء العلوم کے تیسرے باب میں جو طہارت کے اسرار کے بارے میں ہے طہارت کی چار قسمیں بیان کی ہیں
اوّل ظاہر بدن وغیرہ کو حدث اور نجاست اور فضلات سے پاک کرنا۔
دوم اعضاء کو گناہوں اور خطاؤں سے پاک کرنا۔
سوم۔ دل کو اخلاق بد اور خصائل ناپسندیدہ سے پاک کرنا۔
چہارم۔ باطن کو خدا تعالےٰ کے ماسوا چیزوں سے پاک کرنا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں ظاہری و باطنی دونوں کثافتوں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور ایک پاک وصاف جسم میں ایک پاک وصاف روح اسلام کا بنیادی مقصد اور اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے۔

امام غزالی نے طہارت ظاہری کے بھی تین درجے بیان کئے ہیں اور کثافتوں اور نجاستوں سے بچنے اور پاک وصاف ہونے کے سلسلے میں ایک تفصیل پیش کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے بارے میں شارع اسلام نے واضح طور پر صفائی و پاکیزگی کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس لئے کہ باطنی صفائی اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک کہ ظاہری صفائی، بدن اور کپڑوں کی صفائی گھر بار کی صفائی۔ تمام سامان و اسباب کی صفائی ماکولات و مشروبات کی۔ اور ماحول کی صفائی — کا پورا اہتمام نہ کیا جائے بھلا کس ایسے آدمی کے اخلاق و عادات میں کیسے نفاست و طہارت پیدا ہو سکتی ہے جس کے منہ کپڑوں اور جسم سے سڑاند کی سی بو آ رہی ہو، جس کی چارپائی کے نیچے اور اردگرد تھوک اور بلغم کے ڈھیر لگے ہوں۔ گندے چیتھڑے، پھٹے پرانے کاغذات میل سے اٹے ہوئے کنگھیاں۔ ماچس کی جلی ہوئی تیلیاں۔ گودڑوں کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے پڑے ہوں۔ جگہ جگہ تھوک پھیلا رکھا ہو جو شخص جسم لباس۔ اور ماحول کو صاف نہیں رکھ سکتا وہ دل و دماغ کو کیا خاک صاف رکھے گا۔ اسی لئے تو ہادی برحق[صلعم] نے صفائی و پاکیزگی کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے اور فرمایا ہے:-

"طہارت نصف ایمان ہے"
(مسلم)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط وکتابت کیا کریں۔

آپ سب کو اسکی ضرورت ہے
تریاقِ معدہ
پیٹ درد، بد ہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال متلی، ریاح خارج نہ ہونا، بار بار اجابت کی حاجت اور قبض کیلئے نہایت مفید دوا کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت و توانائی پیدا کرکے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔
قیمت فی شیشی: ایک روپیہ، دو روپیہ اور چار روپیہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون: ۳۴

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے (س) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۰۱۵

میں ذوالفقار احمد ولد حافظ عبدالعزیز مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۰ عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری موجودہ جائداد ایک مکان ۶۰ عزیز منزل سیالکوٹ۔ چھاؤنی جو ابھی دیگر حصہ داروں میں مشترکہ ہے۔ اور جس میں میرا حصہ بروئے تقسیم بعدہٗ تعین ہوگا۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ایک سو دس روپیہ ماہوار ہے، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اوّل ۲/-

العبد:- ذوالفقار احمد مکان 0/803

کوہاٹی بازار۔ راولپنڈی

گواہ شد:- رحیم بخش سیکرٹری مال مرکزی جماعت احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد:- محمد عبدالقیوم سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ راولپنڈی

گواہ شد:- ۱۹۰۱۶

میں امۃ العزیز بنت چوہدری محمد نذیر صاحب زوجہ محمد سعید اختر صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۰/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱ میرے پاس نقد مبلغ ۲۳۳/- روپے

۲ ایک تولہ زیور طلائی جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۲۶ روپے ہے (۳) میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے وصول کرکے خرچ کر چکی ہوں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ یا بوقت وفات میرا کوئی ترکہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

شرط اوّل پانچ روپے۔

الامۃ:- امۃ العزیز بنت چوہدری محمد نذیر صاحب

گواہ شد:- بشیر احمد شاہد۔ بلڈ موصیہ

گواہ شد:- محمد نذیر والد موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر کوئی قوم قربانی کے لئے تیار نہ ہو تو جھوٹا توکل اسے کامیاب نہیں کر سکتا

حقیقی توکل یہ ہے کہ پہلے عمل کرو پھر نتیجہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النمل کی آیت فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ دین کا کام اللہ تعالیٰ نے ہی کرنا ہے اور ہمارے کام بھی درحقیقت اسی نے کرنا ہے۔ ہم ہزاروں کام جو کرتے اور کامیاب ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کا ہی نتیجہ ہے۔ ہماری کسی کوشش کا خالصۃً اس میں دخل نہیں ورنہ ہمیں ہر کام میں کامیابی ہو۔ لیکن کامیابی ہر بات میں نہیں ہوتی کسی بات میں ہو جاتی ہے اور کسی میں نہیں ہوتی۔ ہزاروں لڑکے محنت کر کے پاس ہو جاتے ہیں۔ اور ہزاروں لڑکے محنت کرنے کے باوجود فیل ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں کوشش کرتے ہیں اور انہیں عزت مل جاتی ہے اور ہزاروں عزت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ پہلے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتے ہیں تو تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تدبیر کا تعلق ہو وہاں اگر مومن تدبیر نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا نازل ہوتی ہے اور وہ اس کی گرفت اور عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے ...... باوجود الٰہی فیصلہ کے باوجود الٰہی مشیت اور ارادہ کے اس وقت تک خدا تعالیٰ کی نصرت نازل نہیں ہوتی جب تک تمام کی تمام قوم قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتی اور اگر کوئی قوم قربانی کے لئے تیار نہ ہو تو جھوٹا توکل اسے کامیاب نہیں کر سکتا حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! کیا میں پہلے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھوں اور پھر توکل کروں یا اُسے آزاد رہنے دوں اور توکل کروں۔ آپ نے فرمایا اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ (ترمذی جلد ۲ ابواب صفۃ القیامۃ) پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھو اور پھر توکل کرو یعنی پہلے عمل کرو اور پھر خدا تعالیٰ پر نتیجہ چھوڑ دو۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم رات دن کام میں مشغول رہتے تھے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس قدر عبادت کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔ یا رسول اللہ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف نہیں کر دیئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں (مشکوٰۃ)

اگر توکل کے یہ معنے ہوتے کہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے تو سب سے زیادہ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عمل ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ آپ سب سے بڑھ کر متوکل تھے۔ مگر آپ سب سے زیادہ مشغول رہتے تھے۔ پھر ان معنوں میں سب سے زیادہ توکل تو جنت میں ہو سکتا ہے۔ مگر قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی مشغولیت ہوگی جیسے فرمایا۔ ہے

فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ

(سورہ یٰسٓ ۵۶)

اگر توکل کا یہی مفہوم ہوتا تو جب وہاں ہر چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنی ہے تو مومنوں کو تو جنت میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جانا چاہیئے تھا۔ مگر وہاں کیلئے بھی شغل کو نکتہ کے طور پر استعمال کر کے بتایا ہے کہ وہاں بڑا عظیم الشان کام کرنا ہوگا۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہاں انسان کام سے تنگ نہیں آجائے گا۔ اور تھکے گا نہیں بلکہ خوشی محسوس کرے گا۔ اور کام کرنے کے باوجود اُس کے اندر بشاشت قائم رہے گی۔

غرض آجکل لوگوں نے توکل کا نہایت غلط مفہوم سمجھ رکھا ہے۔ جو کام ان کی اپنی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اسے تو وہ کر لیتے ہیں اور جو کام نہیں کرنا چاہتے اس کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ ہم توکل سے کام لے رہے ہیں۔ اگر توکل کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ عمل ترک کر دیا جائے تو پھر نماز اور روزہ اور حج اور زکوٰۃ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ صرف زبان سے ایمان کا اظہار کرنا ہی انسان کو نجات دے دیتا ہے۔

پس توکل کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ سامانوں سے پوری طرح کام لے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے اور اس سے کہے کہ اے خدا! جو سامان میرے اختیار میں تھے وہ تو میں نے سب استعمال کر لئے ہیں۔ اب کوئی کمی رہ گئی ہے تو تو خود اپنے فضل سے اسے پورا فرما اور میری کوتاہیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس کام کے نیک نتائج پیدا فرما۔ جب وہ ایسا کرے گا تب اسے اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوگی اور وہ اپنے ہر کام میں کامیابی حاصل کرے گا۔ لیکن جو شخص کام نہیں کرتا۔ اور پھر اپنے آپ کو متوکل کہتا ہے وہ توکل کے ساتھ تمسخر کرتا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتا ہے۔"

تفسیر کبیر
جلد ۵ حصہ ۳
صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳

محترم چوہدری بشیر احمد صاحب حقانی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب حقانی بی اے ایل ایل بی (ابن حضرت مولوی علی احمد صاحب مرحوم) مورخہ ۸ر نومبر ۱۹۶۷ء کو بعمر ۷۰ سال لاہور میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اور لاہور ہی میں تدفین عمل میں آئی۔

حقانی صاحب مرحوم محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب رحمانی مرحوم کے برادر اکبر تھے آپ کا منظوم کلام اور مضامین سلسلہ کے اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں کچھ عرصہ تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے جہاں جہاں بھی قیام رہا مختلف جماعتی عہدوں پر فائز ہو کر سلسلہ کی علمی اور عملی خدمت میں حصہ لیتے رہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وقف عارضی میں کھانے کا انتظام خود کرنا لازمی ہے

ایک واقف وقف عارضی نے دریافت کیا تھا کہ میں جس جماعت میں بھیجا گیا ہوں وہاں پر میرے عزیز اور رشتہ دار ہیں جو بہت اصرار کرتے ہیں کہ کھانا ہمارے پاس سے کھاؤ مرکزی ہدایت یہ کہتے ہیں کہ حضور انور نے تو جماعتی طور پر کھانے پر پابندی لگائی ہے انفرادی طور پر مثلاً کسی کا بیٹا ہو تو کیا باپ بیٹے کے گھر سے بھی نہیں کھا سکتا۔! وضاحت فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اس خط کے جواب میں فرمایا کہ

"اگر آپ کا بیٹا اس جماعت میں ہے تو آپ کو دوسری جگہ بدل دیں گے کھانے کا انتظام وقف عارضی میں بہر حال خود کرنا چاہیئے"

اس ارشاد کے پیش نظر واقفین وقف عارضی کے لئے طریق عمل واضح ہے۔

(ابو العطاء جالندھری نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

الفرقان کا شمس نمبر

الفرقان کا خاص نمبر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کے حالات پر مشتمل جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہا ہے۔ مضامین آ رہے ہیں ۵۔ دسمبر تک آنے والے مضامین شامل اشاعت ہو سکیں گے۔

احباب اپنے منظوم و منثور مقالات سے جلد ممنون فرمائیں۔

(ابو العطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۵۰۲